

علامہ اقبالؒ اور علماء اہل سنت دیوبند کی انگریز دشمنی

علامہ اقبالؒ فرماتے ہیں کہ:

ارباب دیوبند ہوں یا علماء کی کوئی اور جماعت، میرے دل میں ان کے جذبہ "آزادی، ان کی انگریز دشمنی اور دین کیلئے غیرت و حمیت کی بڑی قدر ہے"۔

(اقبال کے حضور: ص: 291)

www.facebook.com/LashkarDeoband



قلنداعظم محمد علی جناح اور علماء کرام کی جدوجہد



قلنداعظم محمد علی جناح صاحب نے علمائے اہل سنت دیوبند کی تحریک پاکستان کے لئے شدید جدوجہد کو دیکھ کر ہی:

شیخ الاسلام حضرت علامہ شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ سے مغربی پاکستان میں جھنڈا لہرایا۔

شیخ الاسلام حضرت علامہ ظفر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ سے مشرقی پاکستان میں جھنڈا لہرایا۔ (تحریک پاکستان، آٹھویں کے اردو کا سلیبس اور سرحد اور سلہٹ کے ریفرنڈم میں شیخ الاسلام حضرت علامہ شبیر احمد عثمانی اور شیخ الاسلام حضرت علامہ ظفر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ کی کوششوں سے خوش ہو کر ہی قلنداعظم اور لیاقت علی خان نے دونوں علمائے اہلسنت کو مبارک باد دی۔

www.FaceBook.com/RazaKhaniFitna

آزادی مبارک



علماء دیوبند اور تحریک پاکستان

"اس پرچم کے سائے تلے ہم ایک ہیں"



کچھ تاریخی حقائق

سبز شلالی پرچم

مولانا شبیر احمد عثمانیؒ نے پاکستان کا پھلا پرچم لہرایا!

..... قائد اعظم ایک باکمال ہستی ہونے کے سبب دیانت دار تھے۔ لہذا انہوں نے بلا تامل اعتراف کر لیا کہ پاکستان کا پہلا پرچم لہرانے کے حق دار شیخ الاسلامؒ ہیں۔ چنانچہ مولانا شبیر احمد عثمانیؒ نے تلاوت اور مختصر تقریر کے بعد آزاد پاکستان کا پہلا پرچم لہرایا تو پاکستان کی مسلح افواج نے اس کو سلامی دی۔ (دارالافتاء، پاکستان، ص 594، 595، 596، 597، 598، 599، 600، 601، 602، 603، 604، 605، 606، 607، 608، 609، 610، 611، 612، 613، 614، 615، 616، 617، 618، 619، 620، 621، 622، 623، 624، 625، 626، 627، 628، 629، 630، 631، 632، 633، 634، 635، 636، 637، 638، 639، 640، 641، 642، 643، 644، 645، 646، 647، 648، 649، 650، 651، 652، 653، 654، 655، 656، 657، 658، 659، 660، 661، 662، 663، 664، 665، 666، 667، 668، 669، 670، 671، 672، 673، 674، 675، 676، 677، 678، 679، 680، 681، 682، 683، 684، 685، 686، 687، 688، 689، 690، 691، 692، 693، 694، 695، 696، 697، 698، 699، 700، 701، 702، 703، 704، 705، 706، 707، 708، 709، 710، 711، 712، 713، 714، 715، 716، 717، 718، 719، 720، 721، 722، 723، 724، 725، 726، 727، 728، 729، 730، 731، 732، 733، 734، 735، 736، 737، 738، 739، 740، 741، 742، 743، 744، 745، 746، 747، 748، 749، 750، 751، 752، 753، 754، 755، 756، 757، 758، 759، 760، 761، 762، 763، 764، 765، 766، 767، 768، 769، 770، 771، 772، 773، 774، 775، 776، 777، 778، 779، 780، 781، 782، 783، 784، 785، 786، 787، 788، 789، 790، 791، 792، 793، 794، 795، 796، 797، 798، 799، 800، 801، 802، 803، 804، 805، 806، 807، 808، 809، 810، 811، 812، 813، 814، 815، 816، 817، 818، 819، 820، 821، 822، 823، 824، 825، 826، 827، 828، 829، 830، 831، 832، 833، 834، 835، 836، 837، 838، 839، 840، 841، 842، 843، 844، 845، 846، 847، 848، 849، 850، 851، 852، 853، 854، 855، 856، 857، 858، 859، 860، 861، 862، 863، 864، 865، 866، 867، 868، 869، 870، 871، 872، 873، 874، 875، 876، 877، 878، 879، 880، 881، 882، 883، 884، 885، 886، 887، 888، 889، 890، 891، 892، 893، 894، 895، 896، 897، 898، 899، 900، 901، 902، 903، 904، 905، 906، 907، 908، 909، 910، 911، 912، 913، 914، 915، 916، 917، 918، 919، 920، 921، 922، 923، 924، 925، 926، 927، 928، 929، 930، 931، 932، 933، 934، 935، 936، 937، 938، 939، 940، 941، 942، 943، 944، 945، 946، 947، 948، 949، 950، 951، 952، 953، 954، 955، 956، 957، 958، 959، 960، 961، 962، 963، 964، 965، 966، 967، 968، 969، 970، 971، 972، 973، 974، 975، 976، 977، 978، 979، 980، 981، 982، 983، 984، 985، 986، 987، 988، 989، 990، 991، 992، 993، 994، 995، 996، 997، 998، 999، 1000)



(دارالافتاء، پاکستان، ص 594، 595، 596، 597، 598، 599، 600، 601، 602، 603، 604، 605، 606، 607، 608، 609، 610، 611، 612، 613، 614، 615، 616، 617، 618، 619، 620، 621، 622، 623، 624، 625، 626، 627، 628، 629، 630، 631، 632، 633، 634، 635، 636، 637، 638، 639، 640، 641، 642، 643، 644، 645، 646، 647، 648، 649، 650، 651، 652، 653، 654، 655، 656، 657، 658، 659، 660، 661، 662، 663، 664، 665، 666، 667، 668، 669، 670، 671، 672، 673، 674، 675، 676، 677، 678، 679، 680، 681، 682، 683، 684، 685، 686، 687، 688، 689، 690، 691، 692، 693، 694، 695، 696، 697، 698، 699، 700، 701، 702، 703، 704، 705، 706، 707، 708، 709، 710، 711، 712، 713، 714، 715، 716، 717، 718، 719، 720، 721، 722، 723، 724، 725، 726، 727، 728، 729، 730، 731، 732، 733، 734، 735، 736، 737، 738، 739، 740، 741، 742، 743، 744، 745، 746، 747، 748، 749، 750، 751، 752، 753، 754، 755، 756، 757، 758، 759، 760، 761، 762، 763، 764، 765، 766، 767، 768، 769، 770، 771، 772، 773، 774، 775، 776، 777، 778، 779، 780، 781، 782، 783، 784، 785، 786، 787، 788، 789، 790، 791، 792، 793، 794، 795، 796، 797، 798، 799، 800، 801، 802، 803، 804، 805، 806، 807، 808، 809، 810، 811، 812، 813، 814، 815، 816، 817، 818، 819، 820، 821، 822، 823، 824، 825، 826، 827، 828، 829، 830، 831، 832، 833، 834، 835، 836، 837، 838، 839، 840، 841، 842، 843، 844، 845، 846، 847، 848، 849، 850، 851، 852، 853، 854، 855، 856، 857، 858، 859، 860، 861، 862، 863، 864، 865، 866، 867، 868، 869، 870، 871، 872، 873، 874، 875، 876، 877، 878، 879، 880، 881، 882، 883، 884، 885، 886، 887، 888، 889، 890، 891، 892، 893، 894، 895، 896، 897، 898، 899، 900، 901، 902، 903، 904، 905، 906، 907، 908، 909، 910، 911، 912، 913، 914، 915، 916، 917، 918، 919، 920، 921، 922، 923، 924، 925، 926، 927، 928، 929، 930، 931، 932، 933، 934، 935، 936، 937، 938، 939، 940، 941، 942، 943، 944، 945، 946، 947، 948، 949، 950، 951، 952، 953، 954، 955، 956، 957، 958، 959، 960، 961، 962، 963، 964، 965، 966، 967، 968، 969، 970، 971، 972، 973، 974، 975، 976، 977، 978، 979، 980، 981، 982، 983، 984، 985، 986، 987، 988، 989، 990، 991، 992، 993، 994، 995، 996، 997، 998، 999، 1000)

قائد اعظم کی نماز جنازہ

- قائد اعظم کی نماز جنازہ مولانا عثمانیؒ نے پڑھائی۔
- نماز جنازہ میں تحریک پاکستان کے تمام سرکردہ حضرات نے شرکت کی۔
- یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ ان کو علماء دیوبند پر مکمل اعتماد ہے اور رضا خانیوں سے ان کا کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں۔
- رضا خانیوں نے قائد اعظم کو مرتد اور کافر قرار دیا (انہی اہل ملت ہند ص 12)



ایک آسان سوال:

کیا رضا خانیوں کے علماء میں سے کسی ایک نے بھی قائد اعظم کی نماز جنازہ میں شرکت کی ہے؟

مولانا شبیر احمد عثمانیؒ کی خدمات

مولانا شبیر احمد عثمانیؒ حضرت شیخ الہند مفتی محمود الحسنؒ کے خلیفہ اور شاگرد تھے۔ مولانا صاحب کی خدمات درج ذیل ہیں۔

- تحریک پاکستان کے سپاہی
- تفسیر قرآن (تفسیر عثمانی)
- جمیعت علماء ہند کے بانی
- قرار داد مقاصد (آئین پاکستان کی بنیاد)
- پاکستان کے حق میں پمفلٹ (حکومت برطانیہ نے جن پہ پابندی لگائی تھی)



پاکستان کا مخالف کون؟

کتاب: تہذیب اہل سنہ من اہل اعتدال

اس کتاب کو ابو طاہر حبيب قادری داناپوری نے مرتب کیا ہے اور اس کتاب میں احمد رضا خان کے علیحدہ حشر علی کان قادری کی تائید اور تصدیق موجود ہے۔
حوالہ: "مکمل شریعت مسٹر جناح اپنے ان عقائد کفریہ، فتنہ بیانیہ کی بنا پر قطعاً مرتد اور خارج از اسلام ہے۔" صفحہ 122

کتاب: مفتی اہل فتنہ کی احکامات و کرامت

مصنف: احمد رضا خان صاحب کے بیٹے مصطفیٰ رضا خان
پبلشر: نورید رضویہ پبلشنگ کمپنی، لاہور

حوالہ: "مکی طرح اس (قائد اعظم) کا مسلمان نہ ثابت نہیں۔" صفحہ 246

کتاب: مسلم لیگ کی ذریعہ بخلیہ دردی 1939

مصنف: احمد رضا خان صاحب کے چچا و مرشد محمد میاں قادری برکاتی ماہروی
پبلشر: خانقاہ برکاتی ماہرہ ضلع لاہور

مفسر اس کتاب میں قائد اعظم اور پاکستان کی طاقت کی مٹی ہے اور مسلم لیگ میں شامل ہونے والوں کو بد مذہب لکھا ہے جبکہ پوری کتاب قائد اعظم اور مسلم لیگ والوں پر کفر کے فتوؤں سے بھری چڑی ہے۔

کتاب: عقیدہ اہل اقتدار کی نظریات اقبال

مصنف: مفتی احمد یار خان نعیمی کے بیٹے مفتی احمد خان نعیمی
پبلشر: نعیمی مکتب خانہ

مفسر اس کتاب میں بریلوی مفتی اقتدار احمد خان نعیمی نے علامہ اقبال کی شاعری کو نہ سمجھتے ہوئے علامہ اقبال کو اسلام کا دشمن، رسول اللہ ﷺ اور قرآن کا گستاخ ثابت کرنے کے لئے بے چارہ فتوے لگائے ہیں۔

کتاب: الدلائل القاطنہ علی بکفر النیازہ

چچا رسالہ خان صاحب بریلوی نے مسلم دیوبند کے خلاف قلم اٹھایا تھا جسے 1946 میں (یعنی اس وقت جب کہ مسلم لیگ قیام پاکستان کے لئے فیصلہ کن جدوجہد کا آغاز کر چکی تھی) آل انڈیا مسلم لیگ کے خلاف شائع کر دیا گیا اور اس میں یہ فتویٰ دیا گیا ہے کہ

ان کے ساتھ نہ کہا جاتا ہے ان کے پاس بیٹھو۔ ان سے رشتہ نہ کرو۔ پیار چڑیں تو پوچھنے نہ جاؤ، مر جائیں تو جنازہ نہ پڑھو۔ ان کے ساتھ لڑا نہ چھو۔ صفحہ 4

اس رسالہ میں مصطفیٰ رضا خان، حامد رضا خان، احمد علی اعظمی، نعیم الدین مراد آبادی اور شاہ احمد نورانی کے والد عبد العظیم صدیقی میر تقی وغیرہ جید بریلوی علماء کی دھمکیاں ہیں۔

کتاب: مکتوبات آل مصطفیٰ بریلوی، کتاب مکتوبات مشائخ ماہرہ

حوالہ: "مسٹر جناح نے شریعت اسلامیہ کی حکم کھلا خلاف دردی کی اور ہمیں ہائیکورٹ میں فریاد شری کے خلاف نظیر پیش کیلئے بن گئی اور مسٹر جناح نے یہ تاہک قول یک کر شریعت منکرہ کے خلاف کا دروازہ آئندہ کیلئے بھی کھول دیا۔" صفحہ 69

 www.facebook.com/expose4

قائد اعظمؒ شیعہ نہیں تھے

● آپ قرآن کو مکمل مانتے تھے اور اسی صحیفے کو جو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جمع کردہ ہے۔ اسی لیے آپ نے فیصلہ کن تاریخی جملے ارشاد فرمائے تھے کہ: "میں کون ہوتا ہوں پاکستان کے طرز حکومت کا تعین کرنے والا۔ مسلمانوں کا طرز حکومت تو آج سے تیرہ سو سال پہلے قرآن کریم نے وضاحت کے ساتھ بیان کر دیا تھا۔ الحمد للہ قرآن مجید ہماری رہنمائی کے لئے موجود ہے اور قیامت تک موجود رہے گا۔ (آل انڈیا مسلم لیگ اسٹوڈنٹس فیڈریشن اجلاس، 15 نومبر 1942)

● بزرگ سیاستدان اور پرانے مسلم لیگی جناب سردار شوکت حیات خان صاحب کا بیان ہے: "کہ محمد علی جناح حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نظام عدل لانا چاہتے تھے۔ (جنگ اخبار لاہور، صفحہ 7، کالم 4، 21 اگست 1985) صرف یہی نہیں بلکہ 1937 کے بعد قائد اعظمؒ نے فرمایا تھا کہ: "میں مسلمانوں کو ہندوؤں کا غلام نہیں بننے دوں گا۔ حضور ﷺ کی رحمت سے پاکستان بنا اب پاکستان کی ذمہ داری ہے کہ اسے خلفاء راشدین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی موڈل ریاست بنایا جائے۔ (انڈین اکسپریس، بحوالہ آف ڈی رکارڈ، کاشف عباسی بروز بدھ 25 دسمبر 2013)

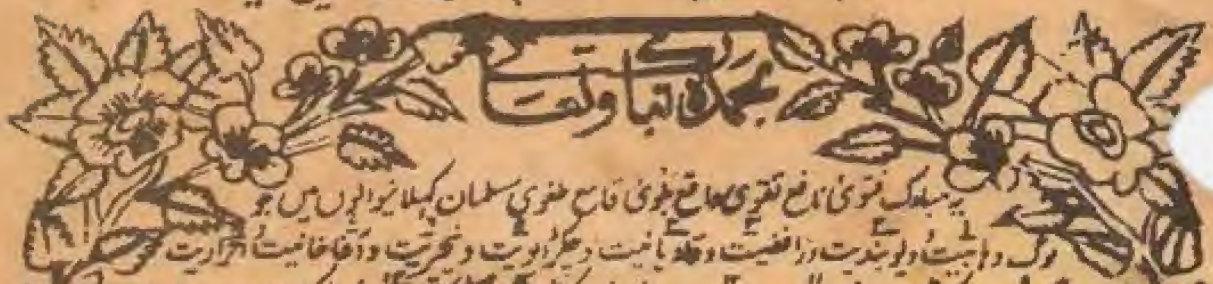
● آپ نے زندگی میں کبھی کسی صحابہ پر حیرا نہیں کیا اور نہ کوئی ثابت کر سکتا ہے۔

● قیام پاکستان کے وقت ان علماء کی جماعت کہ دو وفد (دارالعلوم دیوبند کے شیخ القرآن مولانا ظفر احمد عثمانی اور دارالعلوم دیوبند کے شیخ التفسیر مولانا شبیر احمد عثمانی) سے پاکستان کی پہلی جھنڈا کشائی کروائی جو شیعہ کو مسلمان نہیں سمجھتے تھے اور پھر اپنی آخری آرام گاہ اور آخرت کی منزل طے کرنے کی غرض سے اسی جماعت اہل سنت دیوبند کے عالم دین (مولانا شبیر احمد عثمانی) سے اپنی نماز جنازہ ادا کرنے کی وصیت کرتے چلے گئے۔



جماعت مبارکہ اہلسنت پبلی سمیت نے اپنے صرف سے شائع کیا

1



یہ سبک فتویٰ جامع فقہی جامع فتویٰ قاسم فتویٰ سلطان پہلا نور الہوں میں جو
 ملک و اہلیت و دیوبندیت و رافضیت و طوائف اہلیت و حاکمیت و توحیدیت و آقا خانیت و حرارت
 و یکتا و خدا کی تائید و تجدید و اہلیت و رہائش و کشت و ملکیت و غیر الکفری بیماریوں میں
 شفا دے گا اس کو قرآنی و ایمانی نسخہ شفا بتائیں لا بیمار دیوں اور مرض روحوں کو و نزل من القرآن ماحو
 شفا و کی جینی طور پر صحت بخشنے والی روایں پلانٹ لا جو بندگان خدا کی تعلیم فرمائی ہوئی تھیں خفایا صحت پر توفیق تعالیٰ
 عمل کریں اور کھو گئی طور پر ان کفری بیماریوں سے کمال نجات پلانٹ لا سلطان اہلسنت کو اور مرض کفر سے بہتد توالی و
 ہوں جیسے مولیٰ علیہ علی السلام پہلے والا

مسمیٰ بنام تاریخی شعر سال تصنیف

تَجَانِبُ أَهْلِ السُّنَّةِ عَنْ أَهْلِ لَفْتَنَہ

ملقب بلقب تاریخی شعر سال تکمیل

اجتناب اہل السُّنَّةِ عَنْ أَهْلِ لَفْتَنَہ

تصنیف لطیف نامہ سنییت کا سر لاندہ بیت فاضل نور جان مولانا مولوی ابو الطاہر محمد طیب
 صدیقی قادری برکاتی قاسمی دانا پوری ادا م المولانی فیض مہم المنوی والی بھودی فاضل
 مرکزی انجمن حزب الخات (آھوور
 حسب فرومائش

اداکین جمعیت اہلسنت تمام جود ہیو کا مہیا قاسم
 دفتر جماعت مبارکہ اہلسنت محلہ بھورے خاں پبلی سمیت

سے شائع ہوا

بریلی البکری بریلی

خان قادری فتویٰ سنییت جماعت اہلسنت پبلی سمیت

جن کے مطالعے سے ادن کا گمراہ بد مذہب ہونا واضح روشن ہو ستر محمد علی جینا
 جس کو یک اپنا قائد نظم اور قائد ملت اسلامیہ کہتی ہے وہ مذہب اثنا عشری (رافضی) خود
 ہے (ملاحظہ ہو یگی اخبار الامان دہلی ۱۳ مئی ۱۹۳۹ء میں ہر محمد یعقوب کا بیان) بحکم
 شریعت سر جینا کے کافر مرتد ہونے کے لیے اس کا اثنا عشری (رافضی) ہونا ہی بس ہے

کہ جب وہ اثنا عشری (رافضی) ہے تو ائمہ اہلبیت کو انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے
 افضل اور قرآن کو ناقص ماننا اسکے بھی مذہبی عقیدوں میں داخل ہوا۔ اگر کوئی یگی
 مسلمانوں کو یوں دھوکے دے کہ سر جینا کے وہ عقیدے نہیں جو اثنا عشری (رافضیوں
 کے مجتہدین نے اپنے ناپاک فتوؤں میں لکھے ہیں تو جتنا کہ خود سر جینا کے دستخط
 سے یہ مضمون شائع نہ ہو کہ اس کے وہ عقیدے نہیں اور وہ ادن مجتہدوں اور ان کے
 ہم عقیدہ تمام اثنا عشری (رافضی) کو بحکم شریعت کافر مرتد جانتا اور مانتا ہی اور سو
 ایک لیگیوں کا یہ فریب بھن مری سست گواہ حجت کا نونہ اور شرعاً باطل و
 مردود ہو گا۔ مگر سر جینا نے محض او انھیں دو کفروں پر بس نہیں کی کہ وہ تو عملاً تمام
 اثنا عشری (رافضیوں) کے عقیدے ہیں اور سر جینا اور کا قائد اعظم ہے اگر صرف انھیں
 دو کفروں پر اکتفا کرتا تو قائد اعظم کی خصوصیت ہی کیا رہتی لہذا وہ اپنی اسپچوں
 اپنے لکچروں میں سے سے کفریات شیعہ مکتا رہتا ہے بطور نمونہ شیعہ از خوالہ

مخالفین کہتے ہیں کہ علمائے دیوبند پاکستان کیخلاف تھے

(جواب) : پہلی بات..... ”تمام“ علماء کے بارے میں ایسا کہنا غلط ہے۔

ہمارے ہاں رواج ہے کہ بات کو غلط رنگ دے دیا جاتا ہے۔ پاکستان بننے سے پہلے مسلم لیگیوں نے مسلمانوں سے یہ وعدے کئے کہ ہم

آپ کے لئے عملی اسلامی مملکت قائم کریں گے (جس طرح میوزیکل جلسوں والا

عمران خان فلاحی اسلامی ریاست کا خواب دکھاتا ہے) علمائے دیوبند نے کہا کہ ایسے

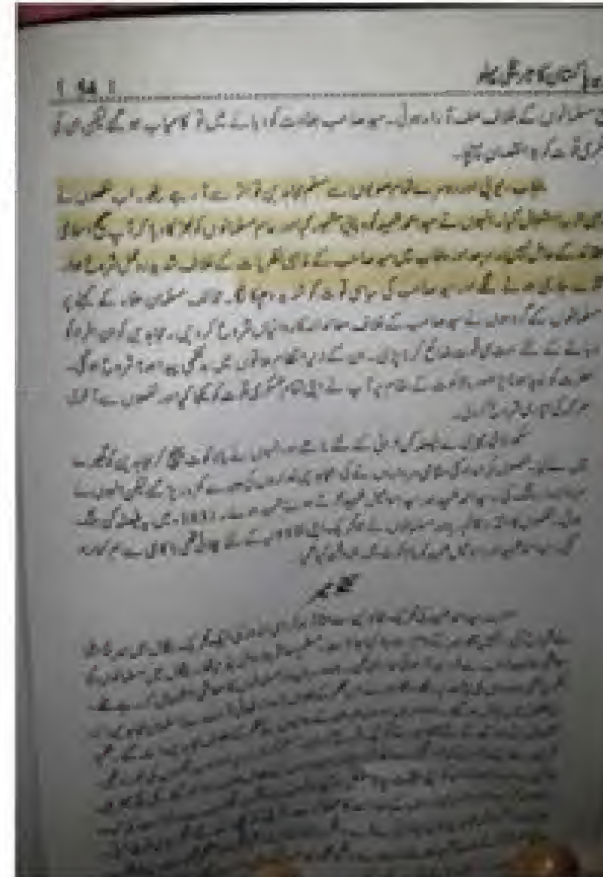
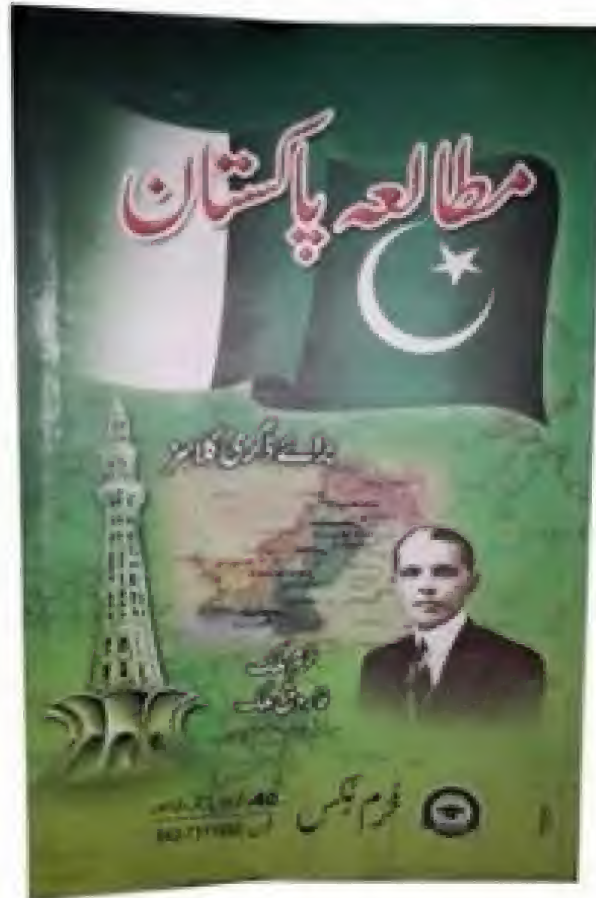
لوگ اسلامی مملکت کی بات کر رہے ہیں کہ جنکی شکل و صورت اور طرز

عمل وغیرہ اسلامی لگتے ہی نہیں۔ اور علماء کا شک ”آج“ صحیح ثابت

ہوا ہے۔ کیا یہ ملک عملی اسلامی ریاست کا نمونہ پیش کرتا ہے ؟

بریلوی سکھوں کے نقش قدم پر

سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ کی تحریک کو بدنام کرنے کیلئے سکھوں نے مذہبی حربہ استعمال کرتے ہوئے انہیں وہابی کہا صدارتی ایوارڈ یافتہ کتاب مطالعہ پاکستان، ص 54 خرم بکس لاہور



www.FaceBook.com/RazakhaniFitna

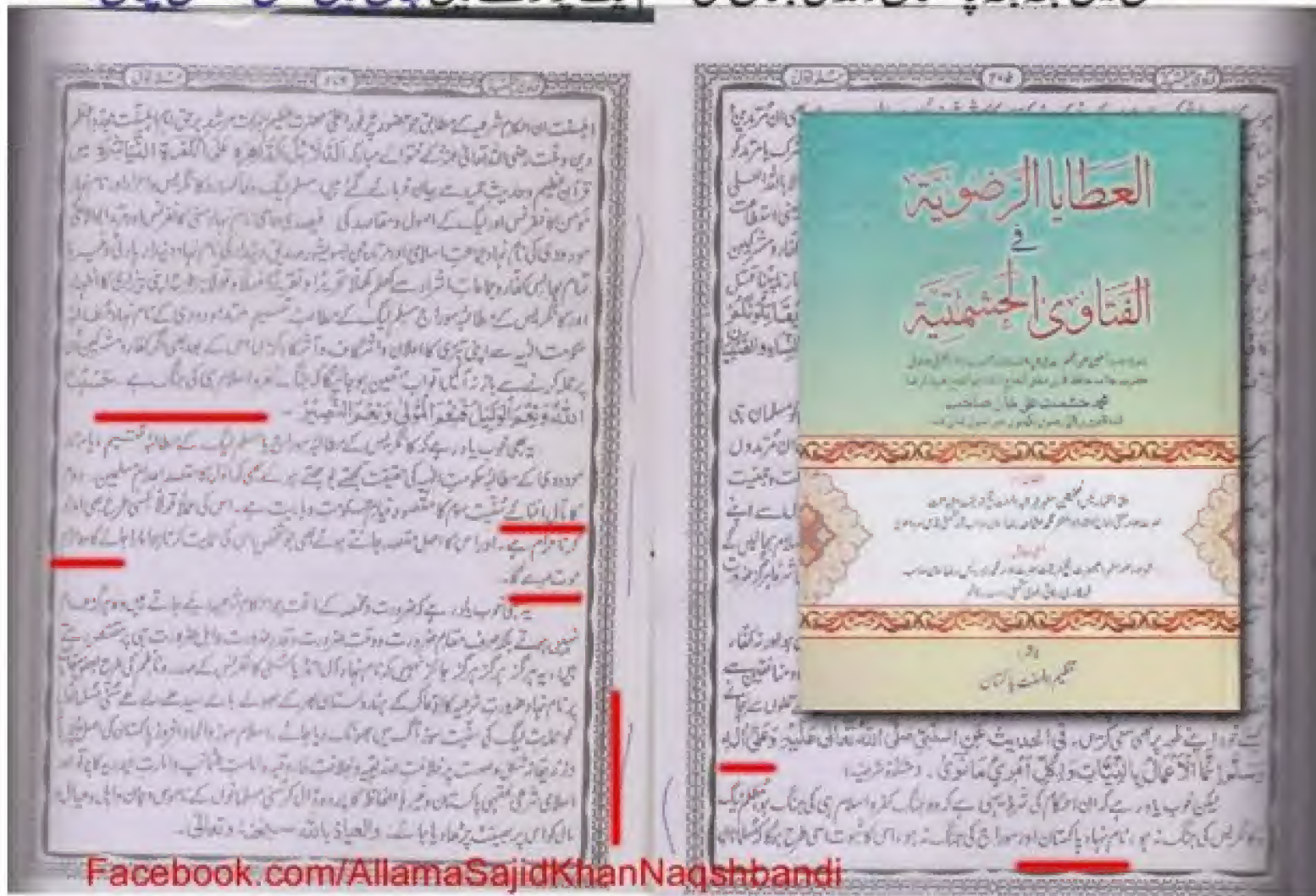
تحریک پاکستان اور بریلویت پارٹ 4

روزنامہ جسارت کا پورا جمعہ کا ایڈیشن اس عنوان سے چھاپا گیا کہ مولانا شاہ احمد نورانی بریلوی کے اکابر نے تحریک پاکستان کی مخالفت کی اور مسلم لیگ پر کفر کے فتوے لگائے



بریلوی مولوی کی پاکستان اور مسلم لیگ کے خلاف ہرزہ سرائی

احمد رضا خان کا خلیفہ حشمت علی رضوی پاکستان کو "نام نہاد" کہتا ہے مسلم لیگ کو "مظلم لیگ" اور مسلم لیگ و تحریک پاکستان کی حمایت کرنے کو حرام اور اس کیلئے جان دینے والے کو حرام موت مرنے والا اور کفر کہہ رہا ہے یہ ناپاک کتاب حال ہی میں بریلویوں کے مکتبہ غوثیہ کراچی سے شائع ہوئی ہے جس میں جگہ جگہ پاکستان و محمد علی جناح کی مسلم لیگ برفوتوے ہیں کہاں ہیں نیشن ایکشن پلان؟



تحریک پاکستان اور بریلویت حصہ 1

قائد اعظم محمد علی جناح رافضی منکر قرآن اور کفریات بکنے والا تھا (تجانب اہل سنت
ص 119) اس کتاب پر کئی بریلوی اکابر کی تقریظات موجود ہیں



احمد رضا بریلوی لکھتا ہے: ”مسلمانان ہند کو جہاد برپا کرنے کا حکم نہیں اور اس کا واجب بتانے والا مسلمانوں کا بدخواہ مبین۔“ (فتاویٰ رضویہ ج 14 ص 540)

۱۱۱) ۱۲۱) ۱۳۱)

یہاں کے مسلمانوں کو جب دکا حکم نہیں اور
واقعہ کربلا سے لیڈران کا استناد انوائے مسلمین
بھکانے والے یہاں واقعہ کربلا
پریش کرتے ہیں یہاں دکانیں فروشانہ

عالمی سطح پر مشہور
Saleh Hassan



فتاویٰ رضویہ

مع تخریج وترجمہ عربی عبارات



اعلیٰ حضرت مجدد امام احمد رضا

انگریز مورخ فرانسسز رابنسن کا اقرار کہ احمد رضا خان بریلوی ہمارے حق میں فتوے دیتا

SEPARATISM AMONG INDIAN MUSLIMS

THE POLITICS OF THE
UNITED PROVINCES' MUSLIMS, 1860-1923

FRANCIS ROBINSON

Lecturer in History, Royal Holloway College,
University of London



CAMBRIDGE UNIVERSITY PRESS

Separatism among Indian Muslims

attempt failed, but it illustrated the possibilities that existed in turning the informal allegiances of the ulama into formal separation. As political consciousness among this group developed, the leading ulama tried harder to acquire a tighter control over their own religious followers.

The influence of a school was greatest where its students had been successful in setting up their own institutions and where its leading ulama were recognised as pirs. It is not clear where the Bareilly school had its strongholds but the *Madaniyyat* of Gorakhpur and *Al-Bankir* usually took note of the pro-government views of Ahmad Raza Khan, and it seems that the school's permissive thinking on Islamic practice appealed especially to certain low status groups in Muslim society.² Deoband's influence was primarily in west UP and the Punjab, although its pupils were recruited from, and its graduates later operated throughout, the Islamic world.³ Firangi Mahal too had a pan-Islamic reputation, but its influence was particularly strong in central and east UP and Bihar. Prominent divines of this area, for example Mirza Mahmud Qasim Abdul Qayyum, Dean of the Madrasa Hama Jamia Jaunpur, Abul Khair of Ghazipur and Shah Badruddin Subhana of Phulwari, Shahabad, the leading alim of Bihar, had all studied under the ulama of Firangi Mahal.⁴

The elements of organisation among the ulama were also sources of division. Apart from a natural rivalry, religious schools were a loggerheads with each other over education and doctrine. Deoband concentrated on the traditions, textual commentary (*tafsir*) and disputation; Firangi Mahal on Islamic law and its methodology (*usul-i-fiqh*). Deoband accepted the old Islamic order in principle and tried to revive and purify it; the school rejected any reintegration of the canon law (*fiqh*).⁵ Firangi Mahal on the other hand

² The school adhered to corruptions of Islam such as saint worship and immolation at tombs; these were common among converts, particularly in rural areas, where often there were considerable similarities between Hindu and Muslim practices.

³ In the 100 years 1867-1967 pupils came to Deoband from the following countries: India (UP, 1898; Bihar and Orissa, 780; Assam and Manipur, 267; Baluchistan, 196; Rest of India, 628); Pakistan (West Pakistan, 1519; East Pakistan, 1879); Afghanistan, 509; Burma, 144; Russia and Siberia, 70; Rest of the world, 108. Source: *Hundred Years of Darululoom Deoband*.

⁴ Interview with Mirza Raza Aslam of Firangi Mahal, 29 May 1968.

⁵ Deoband resisted obstinately all innovation. It defended polygamy and vehemently opposed compulsory education for Muslim girls. W. C. Smith, *Muslim Islam in India*, p. 356.

انگریز کے ایجنٹ کا اپنے آقا کے لیے فتویٰ

جس وقت مسلمانان ہند نے انگریز کے خلاف جہاد کا اعلان کیا اور ہندوستان کو دارالحرب قرار دے دیا۔ عین اس وقت انگریز کے لیجنٹ احمد رضا بریلوی نے اپنے آقا کے لیے جہاد کو حرام اور مجاہدین کو کافر قرار دیا۔ احمد رضا نے ہندوستان میں جہاد کے متعلق لکھا: ”ایسی جگہ (ہندوستان) مسلمانوں پر جہاد فرض بتانے والا شریعت پر مفتری اور مسلمانوں کا بدخواہ ہے۔“

[illegible][illegible]

اسلامی اور انسانی حقوق کی تحریکوں کے ساتھ ساتھ ان کے لیے ایک ایسی جگہ بنانے کی ضرورت ہے جہاں ان کے حقوق کی پاسداری کی جائے۔

پہلو شیعہ میں بادشاہ و ملوک
 انہما الذین اعطوا اقدارہم و انہما

شماره ۱۰۰۰
تاریخ ۱۳۸۵/۱۰/۱۰

احمد رضا بریلوی ... انگریز کا ایجنٹ

احمد رضا بریلوی انگریز کا ایک ایسا ایجنٹ تھا جس نے ہندوستان میں انگریز کی جگہ کے لیے فتوے دیے۔ اس کا اعتراف خود انگریز نے اپنی مختلف کتابوں میں کیا۔ ان میں سے ایک آپکے سامنے ہے۔ Francis Robinson ایک مشہور مورخ لکھتا ہے:

یہ بات واضح نہیں کہ بریلوی کتب فکر کی مضبوط بنیادیں کہاں تھیں لیکن گورکھپور کے "مشرق" اور "البشیر" نے احمد رضا خان کے گورنمنٹ کی حمایت میں دیئے گئے فتویٰ (Pro-Government Fatwas of Ahmed Reza Khan) کا نوٹس لیا۔ اور ایسا نظر آتا ہے کہ اس کتب فکر کے اسلامی نظریات نے مسلم معاشرے کے ایک مخصوص کٹر درجے کے گروہ کو متاثر کیا ہے۔" (Separatism among Indian Muslims, Pg.268, Printed Cambridge University Press, U.K)

خداوند جو ہم پر رحم کرے

رضوان حسن

Separatism among Indian Muslims

attempt failed, but it illustrated the possibilities that existed in turning the informal allegiances of the ulama into formal organisation. As political consciousness among this group developed, the leading ulama tried harder to acquire a tighter control over their own religious followers.

The influence of a school was greatest where its students had been successful in setting up their own institutions and where its leading ulama were recognised as pirs. It is not clear where the Barilly school had its strongholds but the *Madrasi* of Gorakhpur and *Al Rashid* usually took note of the pro-government fatwas of Ahmed Reza Khan, and it seems that the school's permissive thinking on Islamic practice appealed especially to certain low status groups in Muslim society.¹ Deoband's influence was primarily in west UP and the Punjab, although its pupils were recruited from, and its graduates later operated throughout, the Islamic world.² Firangi Mahal too had a pan-Islamic reputation, but its influence was particularly strong in central and east UP and Bihar. Prominent divines of this area, for example, Mirzana Mahomed Quasim Abdul Quayum, Dean of the *Madrassa Hanafiya* Jaunpur, Abul Khair of Ghazipur and Shah Abdurrobbil Sulaiman of Phulwari, Shahabad, the leading *ulama* of Bihar, had all studied under the ulama of Firangi Mahal.³

The cleavage of organisation among the ulama were also sources of division. Apart from a natural rivalry, religious schools were at loggerheads with each other over education and doctrine. Deoband concentrated on the traditions, textual commentary (*tafsir*) and disputation; Firangi Mahal on Islamic law and its methodology (*usul-i-fiqh*); Deoband accepted the old Islamic order in principle and tried to revive and purify it; the school rejected any reinterpretation of the canon law (*shari'ah*).⁴ Firangi Mahal on the other hand

¹ The school adhered to interpretation of Islam such as saint worship and intercession at tombs; these were common among converts, particularly in rural areas, where often there were considerable similarities between Hindu and Muslim practices.

² In the late 19th century pupils came to Deoband from the following countries: India (UP, 1496, Bihar and Orissa, 791, Assam and Manipur, 215, Ben Pandit, 196, Rest of India, 871); Pakistan (West Pakistan, 1309, East Pakistan, 1871); Afghanistan, 1291; Burma, 142; Borneo and Siam, 79; Rest of the world, 188. See also *Handbook of Deoband*.

³ Inverness with *Ma'arif* Reza Aslam of Firangi Mahal, 29 May 1968.

⁴ Deoband rejected absolutely all intercession. It defended polygamy and resolutely opposed compulsory education for Muslim girls. W. C. Smith, *Muslims in India*, p. 126.

South Asian Studies

Separatism among Indian Muslims

The politics of the United Provinces' Muslims 1860-1923

Francis Robinson



Cambridge University Press

تحریک پاکستان اور بریلویت پارٹ 2

قائد اعظم کو ولی اللہ کہنے پر پیر جماعت علی شاہ اور اس کے دو لاکھ مریدین کافر ہو گئے قائد اعظم شیعہ تھا اس کو مسلمان سمجھنے والے مرتد ہیں۔ بریلوی مفتی اعظم مفتی مصطفیٰ رضا خان ابن احمد رضا خان (مفتی اعظم کی استقامت، ص 245، 246 نوریہ رضویہ لاہور)

[illegible]

اس واقعہ سے اندازہ لگا چکا ہوگا کہ عالم کے اعلیٰ منت ذیلی شرقی ذہن و ادراکی کسی مولوی اور ایسے بغیر نہیں رہے۔ ہمیشہ مسلمانوں کے دین و ایمان اور شریعت کے تحفظ میں کوئی رعایت نہیں کرتے۔ یہ بات بھی واضح ہوتی ہے کہ یہ وہاں رہا جس میں شریعت کے تحفظ میں انہوں کی کوئی رعایت نہیں کرتے اور صرف شرع و احکامات میں مضامنت نہ کرتے۔ تاہم یہ کہ جو حضرات اس سلسلہ میں انہوں کی بھی رعایت نہیں کر سکتے تو اس واقعہ کی کب رعایت کر سکتے تھے جو خدا و ان رسول ہیں۔ جن کا شیوہ کسی نہ چکا ہے اللہ و رسول صل و علا و علی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم و آلہ و ان کے وہاں ان کی شان میں تو چہ رنگت ہی کرنا۔

اب اس واقعہ کو دیکھنا چاہیے کہ جو مولوی نے حضرت سید اعلیٰ علیہ السلام کی مشرقی مزار پر مشرقی صوفی

تحریر پاکستان کی آل انڈیا کمیٹی کا غرض منقہ ہوتی تھی اس میں غیر مستقیم ہندوستان کے بے شمار کارکن کرام و مشائخ و حکام قدس اور اہم شریک ہوئے۔ مفتی اعظم و محدث اعظم اور جماعت علی قدس اسرارہم بھی خاص طور پر مدعو کیے گئے۔ اس دور میں جماعت علی قدس سرور کا منقہ ارواٹ بہت زیادہ وسیع تھا۔ تقریباً پانچ لاکھ افراد میں نہ صرف اس کا غرض میں حاضر آئے تھے، بلکہ ہندو دھرم کے کرام کی تقریریں ہوتی تھیں۔ جماعت علی قدس سرور تقریر فرما رہے تھے کہ آپ کی زبان مبارک سے یہ جملہ نکل گیا کہ جماعت علی قدس دینی اللہ ہے، لہذا کہنا تھا کہ سارے علماء حاضرین میں اس پرچہ بیکویناں ضرور ہو گئیں۔ اور مبارک لوگ اس پرچہ سے تھکے تھے۔ پھر کس کو اجازت تھی کہ وہ

علمائے دیوبند کا تحریک پاکستان کیلئے شاندار خدمات۔ غیر جانبدار شہادت

[illegible][illegible][illegible]




hāniMazh

[illegible][illegible]

اعتراف اسلام: مجلس
 ۱۹۷۹ء کی جنگ ازل کے بعد جی ایف
 ریجنل کورپس کے سربراہ نے افغانی
 حکومت کے سربراہ کو خط لکھا کہ
 جی ایف ریجنل کورپس کے سربراہ کو خط لکھا کہ

www.Razak

[illegible][illegible]

www.   

www.RazaKhaniMazhab.com

علماء دیوبند ڈاکٹر علامہ اقبال کی نظر میں

- ۱۔ "دیوبند ایک ضرورت تھی۔ اس سے مقصود تھا ایک روایت کا تسلسل دور روایت جس سے ہماری تعلیم کا رشتہ ماضی سے قائم ہے۔" (اقبال کے حضور ص ۲۹۳)
- ۲۔ "میری رائے ہے کہ دیوبند اور ندوہ کے لوگوں کی عربی طبیعت ہماری دوسری یونیورسٹیوں کے گریجویٹس سے بہت زیادہ ہوتی ہے۔" (اقبال نامہ حصہ دوم ص ۲۲۳)
- ۳۔ "میں آپ (صاحبزادہ آفتاب احمد خان) کی اس تجویز سے پورے طور متفق ہوں کہ دیوبند اور گھنٹو (ندوہ) کے بہترین مولو کو برسر کار لانے کی کوئی کھیل نکالی جائے۔" (اقبال نامہ حصہ دوم ص ۲۱۷)
- ۴۔ "ایک بار کسی نے علامہ مرحوم سے پوچھا کہ دیوبندی کیا کوئی فرقہ ہے؟ کہا "نہیں ہر معقولیت پسند دیندار کا نام دیوبندی ہے۔" (علماء دیوبند کا مسلک ص ۵۵)
- ۵۔ "مولوی اشرف علی تھانوی سے پوچھے وہ اس (مثنوی مولانا دوم) کی تفسیر کس طرح کرتے ہیں میں اس (مثنوی کی تفسیر کے) بارے میں انہی کا مقلد ہوں۔" (مقالات اقبال ص ۱۸۰)
- ۶۔ "میں ان (مولانا سید حسین احمد مدنی) کے احترام میں کسی اور مسلمان سے پیچھے نہیں ہوں۔" (انوار اقبال ص ۱۶۷)
- ۷۔ "نیز فرماتے ہیں مولانا (سید حسین احمد مدنی) کی حمیت دینی کے احترام میں میں ان کے کسی عقیدت مند سے پیچھے نہیں ہوں۔" (انوار اقبال ص ۱۷۰)
- ۸۔ "اس (ویسٹر) کے متعلق مولوی سید انور شاہ صاحب سے جو دنیائے اسلام کے جید ترین محدث وقت میں سے ہیں میری خط و کتابت ہوئی۔" (انوار اقبال ص ۲۵۵)
- ۹۔ "مجدد اٹھ جہلی عالمگیر اور مولانا اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہم نے اسلامی سیرت کے احیاء کی کوشش کی مگر صوفیاء کی کثرت اور صدیوں کی جمع شدہ قوت نے اس کو وہ اثر کر کا میاب نہ ہونے دیا۔" (اقبال نامہ حصہ دوم ص ۴۹)
- ۱۰۔ "مولانا شبلی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۳۳۲ھ ۱۹۱۴ء) کے بعد آپ (حضرت مولانا سید سلمان ندوی خلیفہ مجاہد حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی) اس وقت اکل ہیں۔" (اقبال نامہ حصہ اول ص ۸۰)

عرضہ اقبال بخد مت مولانا انور شاہ کشمیری!

مخدوم و مکرم حضرت قبلہ مولانا! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

مجھے ماسٹر عبداللہ صاحب سے ابھی معلوم ہوا کہ آپ انجمن خدام الدین کے جلسے میں تشریف لائے ہیں اور ایک دور و ز قیام فرمائیں گے جس میں اسے اپنی بڑی سعادت تصور کروں گا۔ اگر آپ کل شام اپنے دیرینہ مخلص کے ہاں کھانا کھائیں جناب کی وساطت سے حضرت مولوی حبیب الرحمن صاحب قبلہ عثمانی حضرت مولوی بشیر احمد صاحب اور جناب مفتی عزیز الرحمن صاحب کی خدمت میں یہی التماس ہے

مجھے امید ہے کہ جناب اس عریضے کو شرف قبولیت بخشیں گے۔ آپ کو قیام گاہ سے لانے کے لیے سواری یہاں سے بھیج دی جائے گی۔" (مقتول از اقبال نامہ حصہ دوم ص

تحریک پاکستان میں جمیعت علماء ہند علماء دیوبند کا کردار

بریلوی مکتبہ فکر کی طرف سے مسلم لیگ کی مخالفت اتنی شہرت حاصل نہ کر سکی جتنی علماء دیوبند کی مخالفت نے کی ہے، اس کی بڑی وجہ یہ تھی کہ بریلوی علماء کی تکفیری مہم اور دوسرے کاموں میں منہمک ہونے کی وجہ سے اجتماعی و ملی امور میں ان کا کردار اور ان کی سیاسی آواز نہ ہونے کے برابر تھی، چنانچہ عبدالصمد پیر زادہ ایسوسی ایٹ پروفیسر شعبہ تاریخ راولپنڈی ”نہرو کمیٹی رپورٹ اور علماء کی سیاسی فکر“ کے زیر عنوان مضمون میں علماء کے سیاسی کردار کی تاریخ پر روشنی ڈالتے ہوئے رقم طراز ہیں:

”تحریک خلافت میں بریلوی اور شیعہ مسلک کے مسلمانوں نے عمومی طور پر حصہ نہیں لیا، تحریک خلافت کی ناکامی کے بعد ہندوستانی سیاست میں صرف جمیعہ علماء ہند اور آل انڈیا مسلم لیگ ہی سیاسی منظر پر رہ گئیں۔“
(سہ ماہی فکر و نظر اسلام آباد شمارہ ۴ ص ۲۸ / ج ۳۲)

گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ کے نفاذ کے بعد قائد اعظم کی سربراہی میں آل انڈیا مسلم لیگ مرکزی پارلیمنٹری بورڈ جو قائم ہوا تھا اس میں بھی آل انڈیا مسلم لیگ، جمیہ علماء ہند، مجلس احرار اسلام، پرچا پارٹی اور خلافت کمیٹی کے زعماء شامل تھے۔ اس بورڈ کے ارکان میں حضرت مدنیؒ، حضرت مولانا کفایت اللہ اور مولانا سجاد احمد پھلواری وغیرہ بھی شامل تھے۔

کیا علامہ اقبال کے نزدیک دیوبند اور قادیانیوں کا سرچشمہ ایک ہے؟ غیر مقلدین کے ایک حوالے کا جواب

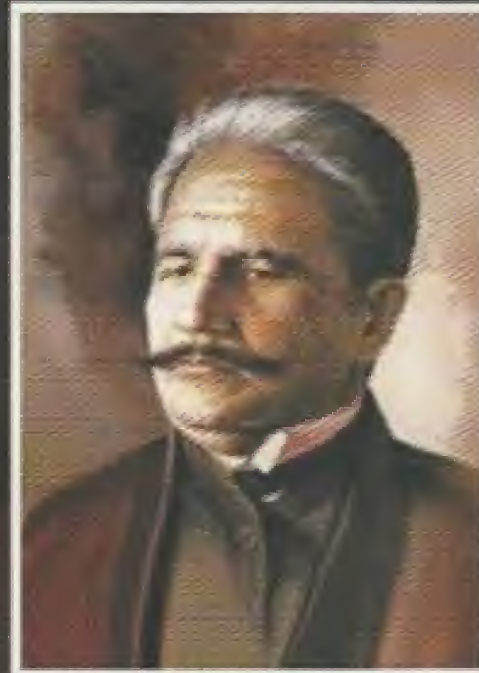
غیر مقلدین تحریر پہاڑی کی ایک کتاب ”اقبال کے حضور“ سے علامہ اقبال کا ایک حوالہ پیش کرتے ہیں جس میں کہا گیا ہے کہ قادیانیوں اور دیوبند کا سرچشمہ ایک ہے لیکن غیر مقلدین اپنی عادت سے عجیب ہیں کہ کبھی عمل بات نقل نہیں کرتے۔ عمل مہارت یہ ہے کہ علامہ اقبال نے فرمایا ”قادیانی اور دیوبند ایک دوسرے کی ضد ہیں لیکن دونوں کا سرچشمہ ایک ہے اور دونوں اس تحریک کی پیروی ہیں جس کو عرب عام میں دہریت کہا جاتا ہے“ (اقبال کے حضور، صفحہ 261) اور یہ سب کو معلوم ہے کہ دیوبند حانیہ میں غیر مقلدین کو دہائی کہا جاتا تھا اور محمد حسین خانوی نے اگر یزیدوں کو درخواست لکھ کر اپنا نام دہائی سے الہمدیت رکھوایا جس کا اعتراف خود غیر مقلدین کے علامہ بھی کرتے ہیں۔ تو علامہ اقبال کا یہ حوالہ غیر مقلدین کے لئے ہے نہ کہ دیوبندیوں کے لئے۔ کیونکہ اسی کتاب کے اگلے صفحہ 262 پر لکھا گیا ہے کہ ”ایک کے قاصدین کو دہائی یا الہمدیت کہا جاتا تھا“ (اقبال کے حضور، صفحہ 262) اگر پھر بھی غیر مقلدین نہیں مانتے تو اپنے نام الہمدیت اور سرکاری کی قوامیں جس کا کہنا ہے کہ دیوبند اور الہمدیت دونوں کا تعلق ایک ہی ہے اور مسئلہ تھکید کے علاوہ تو دیوبند و سرکاری میں یہ دونوں خاصیتیں ایک دوسرے کے موافق ہیں۔ ہر حصہ میں اگر ماسلمان رسوم ان دونوں کو دہائی کہتے ہیں۔ (فتاویٰ ثنائیہ، جلد 2 صفحہ 414-415) علامہ قاسم الہمدیت رحمہ اللہ۔ حسن اقبال



- (1) 1600ء کے بعد انگریز برصغیر میں داخل ہوئے اور یہاں کی آزادی پر ڈاکہ ڈالا گیا۔
- (2) 1803ء میں شاہ عبدالعزیز نے انگریزوں کے خلاف جہاد کا فتویٰ صادر فرمایا۔
- (3) تحریک کی ممان سید احمد اور شاہ سائیں نے کی اور بیشتر علاقوں میں انگریزوں کو شکست دی۔
- (4) 1831ء میں سید احمد اور شاہ سائیں ہلاکوٹ کے مقام پر بیشتر فتنہ کے ہمرہ شہید ہو گئے۔
- (5) 1857ء کی جنگ آزادی کا اہم ترین معرکہ ”مشرقی“ کے میدان میں لگا جہاں انگریزوں کو سخت جانی و مالی نقصان کا سامنا کرنا پڑا اس معرکے کے سپہ سالار حاجی احمد لودھی مہاجر تھے اور ان کے خاص کمانڈروں میں حافظ محمد ضامن، مولانا محمد قاسم نانوتوی اور مولانا شید احمد گنگوہی جیسے جلیل القدر علماء اس معرکے میں بے شمار علماء و طلبہ شہید ہوئے اور مسلمانوں کو شکست سے دوچار ہونا پڑا۔
- (6) مولانا فضل حق خیر آبادی دو گھر علماء کو فتویٰ جہاد کے جرم میں کالے پانی (جزائر) اذعان کی سزوی گئی۔
- (7) 1857ء کی شکست کے بعد مولانا محمد قاسم نانوتوی اور دیگر اکابرین نے اسلامی روایات کے تحفظ اور ملک کی آزادی کی خاطر 1866ء میں قصبہ دیوبند میں ”دراعلوم“ نامی علمی درس گاہ کی بنیاد ڈالی۔ جو آگے چل کر آزادی کی تحریکوں کا مرکز و سرچشمہ حیث ہوئی۔
- (8) ”دراعلوم دیوبند“ کے پہلے طالب علم محمود حسن (شیخ الہند) نے آزادی کے لیے ”تحریک دینی و ملی“ شروع کی۔
- (9) 1917ء میں شریف ملکہ کی غداری کی وجہ سے تجاؤ مقدس سے شیخ الہند کو گرفتار کر کے مولانا عزیز گل، مولانا حکیم نصرت حسین، مولانا حید احمد کے ہمرہ بھیرہ روم میں واقع جزیرہ لٹا کی جیل میں جلاوطن کر دیا گیا۔
- (10) 1919ء میں مولانا محمد علی جوہر نے انگریزوں کیخلاف تحریک خلافت شروع کی، مولانا شوکت علی اور ابوالکلام آزاد جیسے عظیم قائدین بھی ساتھ تھے۔
- (11) مفتی محمد شفیع نے ”مطلب پاکستان“ کو مکمل فتویٰ کی صورت میں پیش کر کے تحریک آزادی پاکستان میں فیصلہ کن اور موثر ترین کردار ادا کیا۔
- (12) مفتی محمد شفیع اور مولانا شبیر احمد عثمانی نے صوبہ سرحد میں مسلم لیگ کی کامیابی کے لئے نتیجہ خیز کاروشیں اور کوششیں سرانجام دیں۔
- (13) 15 اگست 1947ء قدیم پاکستان کے لگ بھگ پاکستان کے سابقہ دارالحکومت کراچی میں مولانا شبیر احمد عثمانی نے جبکہ مشرقی پاکستان میں مولانا ظفر احمد عثمانی نے خلافت قرآن مجید اور نئے سوز و غما کے بعد پاکستان کی یکجہ جم کشمکش کا مرکز حاصل کیا۔
- (14) 11 ستمبر 1948ء میں جب بٹی پاکستان کا عظیم انتقال ہوا تو ان کی وصیت کے مطابق مولانا شبیر احمد عثمانی نے ان کی نماز جنازہ کی امانت فرمائی اور تدفین کے سارے مراحل سرانجام دیے۔
- (15) مارچ 1949ء میں پاکستان کی دستور ساز اسمبلی نے ”قرارداد مقاصد“ کے عنوان سے ایک قرارداد منظور کی تو اس میں اسلام کی بنیادی تعلیمات اساسی احکامات اور اہم جزئیات کو آئین کا حصہ بنانے میں مولانا شبیر احمد عثمانی اور ان کے رفقاء نے کل نے اپنا بھرپور کردار ادا کیا۔

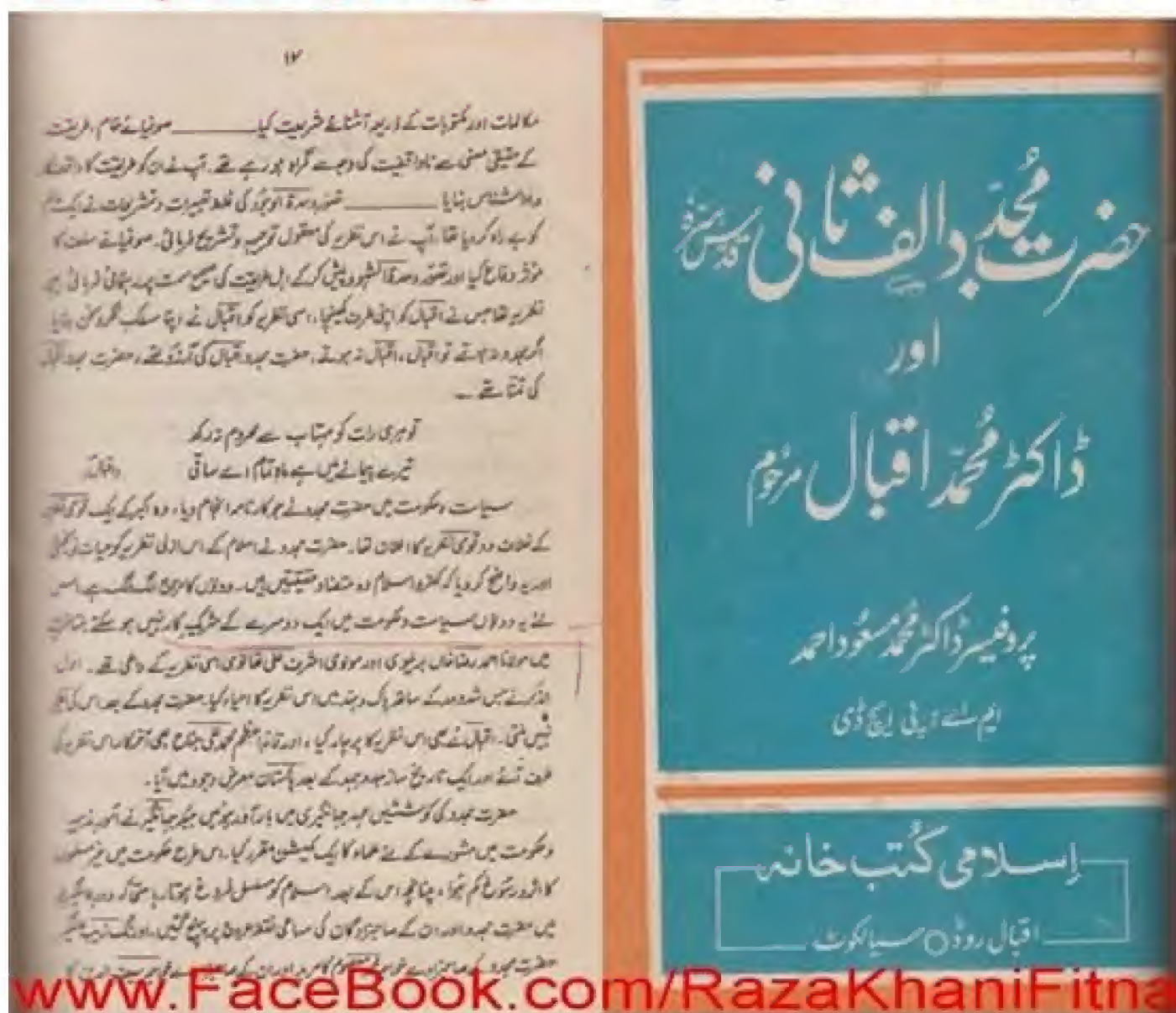
علامہ اقبال مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے مقلد تھے

مقالات اقبال



تفسیر ہے۔ اگر یاویل یہ ہوئی کہ اس تفسیر میں ماقصہ کی تفسیر ہے اس واسطے یہ
 یہ منقذ قرآن ہے۔ حضرت میں نے مولانا جلال الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر
 کو میری ہی پر سنا ہے اور بار بار پڑھا ہے۔ آپ نے شاید اسے سکر کی حالت میں
 پڑھا ہے کہ اس میں آپ کو وحدت الوجود نظر آتا ہے۔ مولانا اشرف علی صاحب
 تھانوی سے پوچھتے وہ اس کی تفسیر کس طرح کرتے ہیں۔ میں اس بار سے میں انہوں
 تفسیر میں۔ باقی ہم ہی وحدت الوجود کی تفسیر قرآن، سو اس کا خود آپ کے مضمون
 میں بہت کچھ ہے۔ میں انشاء اللہ آپ کو بتاؤں گا کہ قرآن شریف کی تفسیر کیا ہے
 اور بی آیات سے آپ وحدت الوجود اور رہبانیت ثابت کرتے ہیں ان کا اصل
 مضمون کیا ہے۔ زیر تفسیر مضمون میں انشاء اللہ یہ سب باتیں ہوں گی۔ میں مذہب
 کا گروہ سے بدلا نہیں۔ ہمیں ہے کہ آپ بدل گئے ہوں۔ امیر خسرو کی پیشین گوئی
 جو پر صادق نہیں آتی۔ حضرت سلطان الاولیاء کے مریدوں میں ایک میرے بہنام
 ہی تھے۔ امیر خسرو کا شعر غالباً ان کے لئے کہا گیا ہوگا۔
 مضمون کا خلاصہ آپ نے مولانا اکبر دہلوی کے معروض پر کیا ہے یعنی
 خودی خدا سے جھگڑے میں یہی تعترف ہے
 یہ میرا میں مذہب ہے اور میرے نزدیک میری تفسیر اسی معروض کی ایک تفسیر
 ہے کہ آپ کو معلوم ہو کہ یہ مولانا اکبر بھی کا یہ معروض ہے کہ میں یہ وہی مولانا
 تھانوی کا یہ شعر ہے۔
 ان میں باقی ہے کہ ان خاکہ جاننا زکا رنگ
 دلی پر غالب ہے فقط خاکہ شیراز کا رنگ

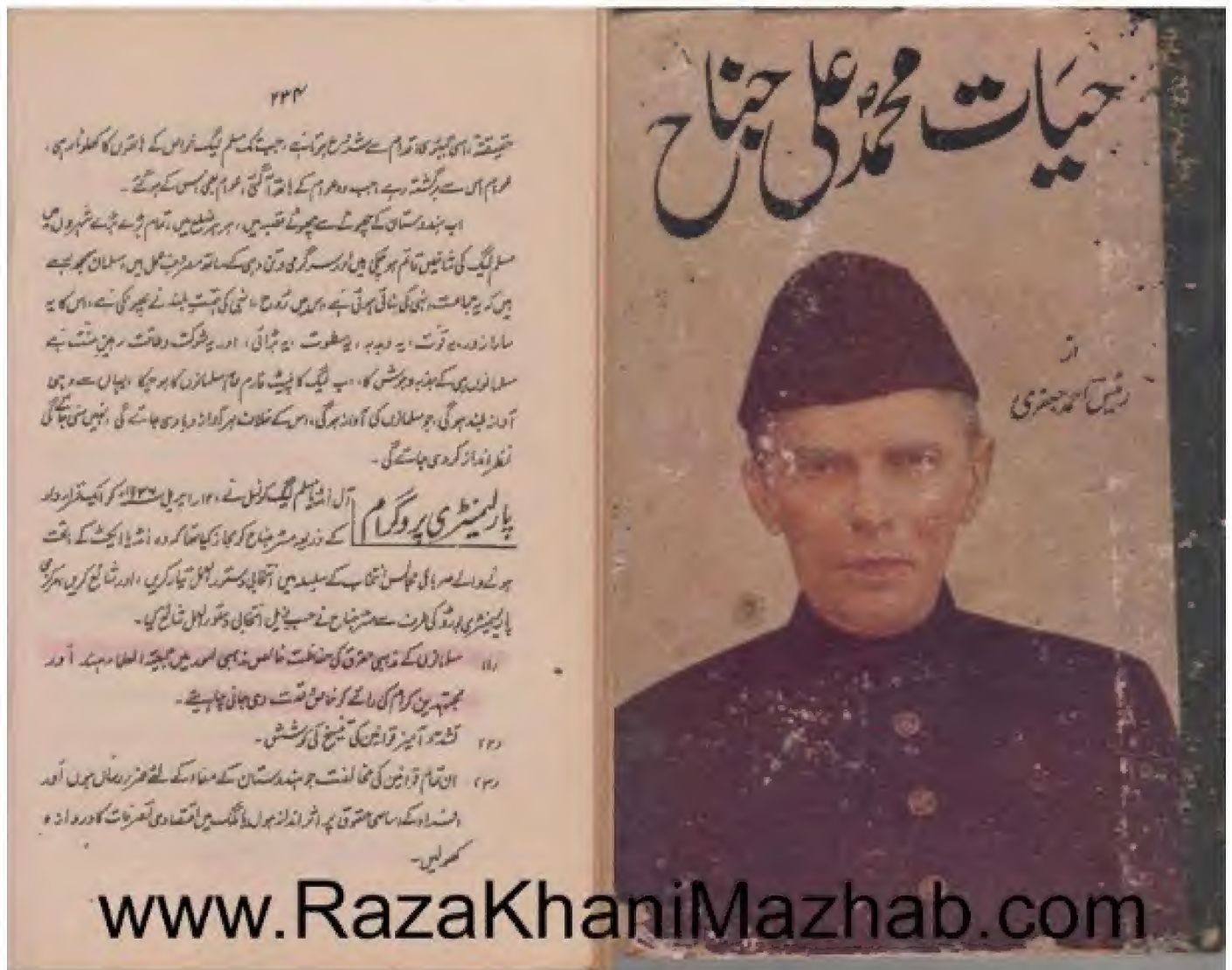
حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی صاحب دیوبندی ”دوقومی نظریہ“ کے داعی تھے۔ بریلوی ماہر رضویات و مسعود ملت پروفیسر مسعود احمد (حضرت مجدد الف ثانی اور ڈاکٹر محمد اقبال، ص 12 اسلامی کتب خانہ سیالکوٹ) **بشکریہ مولانا ساجد خان صاحب نقشبندی**



www.FaceBook.com/RazaKhaniFitna

قائد اعظم اور جمعیت علماء ہند

۱۹۳۶ء میں مسلمانوں کی مذہبی معاملات اور ان کے تحفظ کیلئے قائد اعظم نے سنی مسلمانوں کی طرف سے علمائے دیوبند کی سیاسی جماعت جمعیۃ علماء ہند کو نامزد کیا اور ان کی رائے کو خاص وقعت دینے کا کہا۔ بریلویوں کو گھاس بھی نہیں ڈالی۔ اب جو علمائے دیوبند پر بھونکے وہ یقیناً قائد اعظم کا باغی ہے۔ یاد رہے کہ اس کتاب کا حوالہ حنیف قریشی اور غلام مہر علی بریلوی نے بھی اپنی کتابوں میں دیا ہے



»دیوبند ایک ضرورت تھی۔ اس سے
مقصود تھا ایک روایت کا تسلسل وہ
روایت جس سے ہماری تعلیم کا رشتہ
ماضی سے قائم ہے«

(اقبال کے حضور ص ۲۹۳)





مولانا حسین احمد مدنی
علامہ اقبالؒ کی نظر میں



"میں ان (مولانا سید حسین احمد مدنی) کے احترام میں کسی اور
مسلمان سے پیچھے نہیں ہوں۔" (انوار اقبال ص ۱۶۷)

قائد اعظم اور مولانا اشرف علی تھانوی



مجید بخیر
☆☆☆
ڈاکٹر صفدر محمود

safdar.mehmood@janggroup.com.pk

(آخری قسط)

میں نے کل کے کالم میں لکھا تھا کہ قائد اعظم نے الگ وطن کا مطالبہ اس بنیاد پر کیا تھا کہ مسلمان ہر لحاظ سے ایک علیحدہ قوم ہیں اور ان کا مذہب، کلچر، تاریخ، معاشرت اور انداز فکر ہندوؤں سے بالکل مختلف ہے۔ ان کی 1934ء سے لے کر 1948ء تک کی تقاریر پڑھی جائیں تو ان پر قرآنی تعلیمات کا گہرا اثر نظر آتا ہے، پاکستانوں کو تو نہ قائد اعظم کی مستند اور معیاری سوانح عمری لکھنے کی توفیق ہوئی ہے اور نہ ہی ان کی سیاسی فکر کا تجزیہ کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی ہے لیکن ایک برطانوی شہری محترمہ سلیمہ نے "سیکولر جناح اینڈ پاکستان" نامی کتاب لکھ کر یہ حق ادا کر دیا ہے۔ اس کتاب کے دوسرے ایڈیشن میں سلیمہ نے قرآنی آیات کے حوالے دے کر تحقیق اور عرق ریزی کے ساتھ ثابت کیا ہے کہ جناح کے اکثر تصورات اور افکار قرآن حکیم سے ماخوذ تھے اور یہ کہ وہ اس جی سے لے کر پروفیسر پر دیز ہوڈ بھائی تک جتنے لکھاریوں نے انہیں سیکولر قرار دیا ہے وہ بددیانتی کے مرتکب ہوئے ہیں کیونکہ انہوں نے اپنی تحریروں کی بنیاد جنس منہ کی کتاب میں دی گئی قائد اعظم کی جس تقریر پر رکھی ہے وہ الفاظ قائد اعظم کے نہیں بلکہ جنس منہ مرحوم کے اپنے ہیں اور ان کی "انگریزی" بھی غلط ہے جو قائد اعظم کی نہیں ہو سکتی۔ وزیر اہل محمد شریف طوسی بنیادی طور پر مدرس تھے، انہوں نے انگریزی اخبارات میں پاکستان کے حق میں اسٹنہ دل اور زوردار مضامین لکھے کہ قائد اعظم نے متاثر ہو کر انہیں بھیج دیا اور چھ ماہ اپنے پاس رکھ کر ان سے "پاکستان اینڈ مسلم لڈیا" اور "نیٹورم کنٹریکٹ ان اڈیا" جیسی معرکہ الاراء کتابیں انگریزی زبان میں لکھوائیں۔ طوسی صاحب نے اپنی چھ ماہ کے قیام کی یادداشتوں میں لکھا ہے کہ قائد اعظم ہر روز صبح علامہ یوسف علی کے قرآن حکیم کے انگریزی ترجمے کا مطالعہ کیا کرتے تھے اور سید امیر علی کی کتاب "سیرت آف اسلام" پڑھا کرتے تھے۔ انہوں نے شبلی نعمانی کی کتاب "الغاروق" کے انگریزی ترجمے کو بخور پڑھ رکھا تھا۔ یہ

ترجمہ مولانا ظفر علی خان نے کیا تھا۔ ان کی لائبریری میں سیرت نبوی، اسلامی تاریخ اور قرآن حکیم کے تراجم پر بہت سی کتابیں موجود تھیں جو ان کے زیر مطالعہ رہتی تھیں۔

میں ذکر کر چکا ہوں کہ جب حکیم الامت مولانا اشرف تھانوی نے محسوس کیا کہ انگریزوں کی رجحانیت کے بعد اقتدار مغربی تعلیم یافتہ لیڈران کو ملے گا تو انہوں نے ان کی مذہبی تربیت کا پروگرام بنایا اور اس ضمن میں قائد اعظم علی جناح سے ملاقات کے لئے ایک وفد ترتیب دیا جس کے سربراہ مولانا مرتضیٰ حسن تھے اور اس وفد میں مولانا شبیر علی تھانوی، مولانا عبد الجبار مولانا عبد الغنی مولانا معظم حسین اور مولانا ظفر احمد عثمانی شامل تھے۔ مولانا شبیر احمد عثمانی اور مولانا ظفر احمد عثمانی کے بھائی اور مولانا اشرف تھانوی کے بھائی تھے جبکہ مولانا شبیر علی تھانوی مولانا اشرف تھانوی کے چچے تھے۔ دسمبر 1938ء میں مسلم لیگ کا سالانہ اجلاس پٹنہ میں ہوا تھا۔ مولانا شبیر احمد عثمانی والدہ کی طاعت کے سبب جان سکے چنانچہ دوسرے حضرات وفد کی صورت میں پٹنہ پہنچے۔

نواب اسماعیل خان کے ذریعے قائد اعظم سے رابطہ ہو چکا تھا۔ پٹنہ میں نوابزادہ لیاقت علی خان کے ذریعے قائد اعظم سے پٹنہ جلسہ عام سے پہلے کا وقت مانگا گیا کیونکہ علماء قائد اعظم سے ملے بغیر مسلم لیگ کے اجلاس میں شامل نہیں ہونا چاہتے تھے۔ 25 دسمبر 1938 کو شام پانچ بجے یہ وفد قائد اعظم سے ملا۔ ملاقات ایک گھنٹہ جاری رہی جس کی تفصیل مولانا شبیر علی تھانوی کی روایت اور اؤٹس موجود ہے اور اس کا ذکر منشی عبد الرحمن کی کتاب کے صفحات 61-62 میں بھی ملتا ہے۔ وفد کے تاثرات ان الفاظ میں جھلکتے ہیں "ہم

ان کے (قائد اعظم) کے جوابات سے متاثر ہوئے۔ ان کے کسی دینی عمل کی کوئی کمی کے متعلق عرض کیا گیا تو بغیر تاویل و حجت اپنی کوتاہی کو تسلیم کیا اور آئندہ اصلاح کا بھی وعدہ کیا۔ یہ صرف حضرت تھانوی کا روحانی فیض کا سر کر رہا تھا ورنہ جناح صاحب کسی بڑے سے بڑے کا اثر بھی قبول نہ کرتے تھے۔" تفصیل اس ملاقات کی دلچسپ اور فکر انگیز ہے جس میں قائد اعظم نے کہا "میں کتابچہ ہوں۔ وعدہ کرتا ہوں، آئندہ نماز پڑھا کروں گا" (بحوالہ منشی عبد الرحمن صفحہ 26) چنانچہ اس وفد نے پٹنہ میں مسلم لیگ کے سالانہ جلسے میں شرکت کی جہاں مولانا اشرف تھانوی کا تاریخی بیان پڑھا گیا۔ اس کے ذریعے ارباب وادکان مسلم لیگ کو اسلامی شعائر کی پابندی کی تلقین کی گئی تھی۔ دوسری ملاقات 12 فروری 1939ء کو دہلی میں شام سات بجے

ہوئی۔ اڑھائی گھنٹے کی اس ملاقات کے بعد قائد اعظم نے کہا کہ "میری سمجھ میں آ گیا ہے کہ اسلام میں سیاست سے مذہب الگ نہیں بلکہ مذہب کے تابع ہے" (بحوالہ رد اندیہ اور از مولانا شبیر علی تھانوی، صفحہ نمبر 7)۔ اس ملاقات میں مولانا شبیر علی تھانوی کے ساتھ مولانا منشی محمد شفیع صاحب بھی تھے جن کا ذکر قیام پاکستان کے بعد انہیں سازی اور علماء کے اتفاق رائے کے حوالے سے ملتا ہے۔ مختصر یہ کہ مولانا اشرف علی تھانوی کے نمائندے مئی 1947ء تک قائد اعظم سے ملتے رہے اور ان کی دینی تربیت کرتے رہے جس کے نتیجے کے طور پر قائد اعظم کا مولانا تھانوی کے گھرانے سے ایک پائیدار تعلق قائم ہو گیا۔ مولانا ظفر احمد عثمانی اپنی روایت اور میں لکھتے ہیں "ایک مجلس میں قائد اعظم سے کہا گیا کہ علماء کانگریس میں زیادہ ہیں اور مسلم لیگ میں کم۔ قائد اعظم نے فرمایا "تم کن کو علماء کہتے ہو؟" جواباً مولانا حسین احمد عثمانی، مفتی کفایت اللہ اور مولانا ابوالکلام کا نام لیا گیا۔ قائد اعظم نے جواب دیا "مسلم لیگ کے ساتھ ایک بہت بڑا عالم ہے جس کا علم و تقدس و تقویٰ سب سے بھاری ہے اور وہ ہیں مولانا اشرف تھانوی جو چھوٹے سے قصبے میں رہتے ہیں مسلم لیگ کو ان کی حمایت کافی ہے۔"

یہی وہ پس منظر تھا جس میں قیام پاکستان کے وقت جب 15 اگست 1947ء کو پاکستان کے پرچم کی پہلی رسم کشائی ہوئی تو قائد اعظم خاص طور پر مولانا شبیر احمد عثمانی کو ساتھ لے کر گئے۔ مولانا شبیر احمد عثمانی نے جلالت اور دما کی اور پھر پاکستان کا جھنڈا اٹھرایا جسے پاکستانی فوج نے سلامی دی۔ یہ رسم کراچی میں پاکستان کے وفاقی دارالحکومت میں ادا کی گئی جبکہ مشرقی پاکستان کے صوبائی دارالحکومت ڈھاکہ میں مولانا شبیر احمد عثمانی کے بھائی اور مولانا اشرف تھانوی کے بھائی مولانا ظفر احمد عثمانی نے پاکستان کا پرچم اٹھرایا۔

اس تحریر کا مقصد تو جو ان سہل کوثر یک پاکستان کے ایک پہلو سے روشناس کرنا تھا جسے عام طور پر قابل ذکر نہیں کہا جاتا، اللہ بخت جانتا ہے کہ میں اس مقصد میں کامیاب ہوا یا نہیں۔ نوٹ: بی بی ٹی وی پر کئی برسوں سے رفیق غوری ایک فکر انگیز پروگرام کر رہے ہیں جس کا عنوان ہے "جب پاکستان بن رہا تھا" اس پروگرام میں تحریک پاکستان کے کارکنوں کا انٹرویو کیا جاتا ہے۔ اس لحاظ سے اس پروگرام کو ایک دست دہیزی حیثیت حاصل ہے اور اس کے ذریعے تحریک پاکستان کا شعور پھیلا یا جا رہا ہے جو بڑی قوی خدمت ہے میری گزارش ہے کہ ایسے پروگراموں کی راہ میں روڑے نہ اٹکائے جائیں بلکہ ان کی حوصلہ افزائی کی جائے تاکہ نوجوان نسل کو تحریک پاکستان کے محرکات کا ادراک حاصل ہو۔

حضرت مولانا زاہد الراشدی صاحب فرماتے ہیں

جہاں تک تحریک پاکستان کی مخالفت کرنے والے علماء کرام اور دینی جماعتوں کا تعلق ہے، تاریخ اپنے حقائق کی پریتیں ایک ایک کر کے کھولتی جا رہی ہے اور چھ عشروں کے بعد آج کی نسل کو یہ اندازہ لگانے میں کوئی دشواری نہیں رہی کہ مخالفین نے مخالفت کیوں کی تھی؟ اور پاکستان میں تحریک پاکستان کے قائدین کے ان وعدوں کی کہاں تک پاسداری کی جا رہی ہے جو انہوں نے برصغیر کے مسلمانوں سے کیے تھے، اور مخالفت کرنے والوں کے خدشات میں سے کونسی بات ایسی ہے جو پوری نہیں ہوئی۔

(روزنامہ اسلام۔ 26 اکتوبر 2012ء)



اقبال کونہ ہی قوم سمجھ
سکی اور نہ ہی انگریز، اگر
قوم سمجھ لیتی تو آج غلام
نہ ہوتی اور اگر انگریز
سمجھ لیتا تو آج اقبال بستر
مرگ پر نہ مرتا بلکہ تختہ
دار پر لٹکایا جاتا۔

مولانا عطاء اللہ

شاہ بخاری



14 اگست کے دن پرچم کشائی سب سے پہلے اپنے دور کے بڑے
عالم محدث مفسر قرآن مولانا شبیر احمد عثمانی حنفی دیوبند نے
کیا اور قائد اعظم کی وصیت کے مطابق
قائد اعظم کا جنازہ علامہ شبیر احمد عثمانی
نے پڑھایا اور تدفین میں شریک رہے

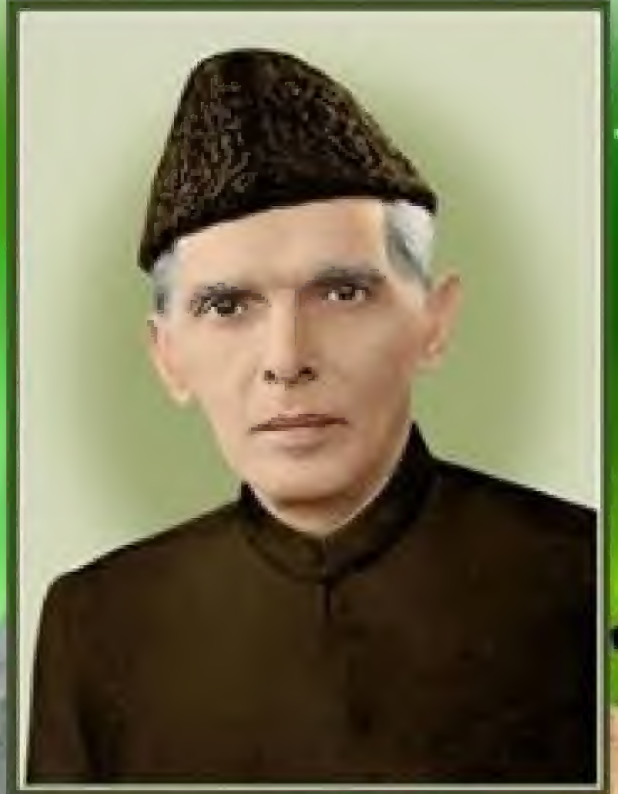
سلام علماء دیوبند

دیوبند نے اسلام کا پرچم دنیا میں لہرایا ہے

www.Facebook.com/LashkarDeoband

قلنداعظم محمد علی جناحؒ اور حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ

قلنداعظم محمد علی جناح صاحب حضرت حکیم الامت
تھانویؒ کے بارے میں کہا کرتے تھے کہ :
مسلم لیگ کے ساتھ ایک بہت بڑا عالم ہے جس کا علم و
تقدس اگر ایک پلڑے میں رکھا جائے اور دوسرے میں
تمام علماء کا علم و تقدس و تقویٰ رکھا جائے تو جس کا پلڑا
بھاری ہوگا اور وہ حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ
اللہ علیہ سرپرست دارالعلوم دیوبند ہیں ۔
(تحریک پاکستان ص 110)



علمائے دیوبند کا تحریک پاکستان کیلئے شاندار خدمات۔ غیر جانبدار شہادت

[illegible]

آپ کو یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ اگرچہ آپ کے پاس ایک ہی کتاب ہے، لیکن اس کی کاپیاں مختلف جگہوں پر رکھی گئی ہیں۔ اس لیے آپ کو ان کاپیوں کی تلاش کرنی پڑے گی۔

[illegible]

KhaniMazh

[illegible][illegible]

اخبار اسلام: مجلس
 ۱۱ جولائی ۲۰۰۷ء کو مجلس کے دورہ اسلام آباد کے بعد واپس آنے کے دوران اسلام آباد میں ایک پولیس افسر نے ایک شخص کو گولی مار دی۔ اس شخص کی شناخت محمد علی محمد کے طور پر ہوئی۔ اس شخص کو اسلام آباد میں ایک پولیس افسر نے گولی مار دی۔ اس شخص کی شناخت محمد علی محمد کے طور پر ہوئی۔ اس شخص کو اسلام آباد میں ایک پولیس افسر نے گولی مار دی۔ اس شخص کی شناخت محمد علی محمد کے طور پر ہوئی۔

www.Razak

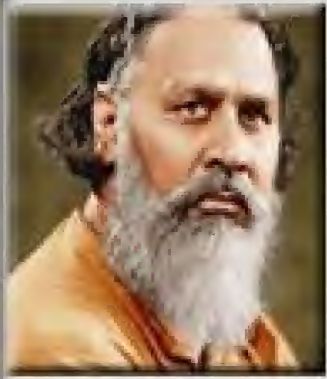
اسی طرح کہ جس طرح کہ غلو کا ہے جس طرح کہ غلو کا ہے

[illegible][illegible][illegible]

قلنداعظم محمد علی جناح کی نماز جنازہ

حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے بھانجے حضرت علامہ
شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ کی تحریک پاکستان اور مسلمانوں کیلئے
مخلصانہ کوششوں اور ان کے تقویٰ کو دیکھ کر ہی قلنداعظم نے
وصیت کی تھی کہ
میرا جنازہ حضرت علامہ شبیر احمد عثمانیؒ پڑھائے





علامہ اقبالؒ کی نظر میں میں
امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کا مرتبہ



”سید عطاء اللہ شاہ بخاری اسلام کی چلتی پھرتی تلوار ہیں“۔

(بحوالہ ہفت روزہ چٹان لاہور سالنامہ: 1963: ص 17)

www.facebook.com/LashkarDeoband

پاکستان کے بارے میں امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی آخری رائے



حضرت بخاریؒ ارشاد فرماتے ہیں کہ:
میری آخری رائے اب یہی ہے کہ ہر
مسلمان کو پاکستان کی فلاح و بہبود کی راہیں
سوچنی چاہیے اور اس کیلئے عملی اقدام اٹھانا
چاہئے۔ مجلس احرار کو ہر نیک کام میں
حکومت پاکستان کے ساتھ تعاون کرنا چاہیے۔

(حیات امیر شریعت ص 309)



www.facebook.com/LashkarDeoband